اہل بیت سے مراد کون ہیں؟

(ازقلم: حافظ فیض اللہ ناصر)

اہل بیت اطہار کے فضائل بیان کرنے سے قبل اس بات کی وضاحت بہت ضروری ہے کہ اہل بیت سے مراد کون لوگ ہیں؟ شیعہ حضرات اہل بیت اطہار میں صرف سیدنا علی، سیدہ فاطمہ اور حسن وحسین رضی اللہ عنہم کو ہی شامل کرتے ہیں، ان کے علاوہ کسی کو نبی ﷺ کے اہل بیت نہیں مانتے۔ جبکہ اہل بیت سے مراد وہ تمام لوگ ہیں جن پر صدقہ حرام ہے، اور ان میں آپ ﷺ کی ازواج مطہرات، آپ کی اولاد اور عبدالمطلب کی نسل سے ہر مسلمان مرد وعورت شامل ہے، جو کہ بنو ہاشم بن عبدمناف ہیں۔ جیسا کہ امام ابن حزم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

وُلِدَ لِهَاشِمِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ شَيْبَةُ، وَهُوَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ، وَفِيْهِ الْعَمُوْدُ وَالشَّرْفُ، وَلَمْ يَبْقَ لِهَاشِمٍ عَقِبٌ إِلَّا مِنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَطْ. [جمهرة أنساب العرب، ص: ١٤]

''ہاشم بن عبدمناف کے ہاں شیبہ کی ولادت ہوئی، جن کا (دوسرا نام) عبدالمطلب تھا۔ ہاشم کے شرف ومرتبہ کے وہی وارث ہوئے اور ہاشم کی نسل صرف عبدالمطلب سے ہی باقی رہی ہے۔''

اس سے نبی ﷺ کے چچا اور ان کی اولاد بھی اہل بیت میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اس کی دلیل میں صحیح مسلم کی ایک روایت بھی ہے کہ نبی ﷺ کے چچازاد فضل بن عباس اور عبدالمطلب بن ربیعہ بن حارث رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں یہ عرضی لے کر حاضر ہوئے کہ انہیں صدقے کی وصولی کی ذمہ داری سونپ دی جائے، تاکہ اس کے معاوضے میں حاصل ہونے والے مال سے وہ اپنی شادی کر لیں، تو نبی ﷺ نے ان دونوں سے فرمایا:

((إِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَنْبَغِي لِآلِ مُحَمَّدٍ إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاخُ النَّاسِ)) [صحيح مسلم: ١٠٧٢]

''یقیناً آلِ محمد کے لیے صدقہ روا نہیں ہے، یہ تو لوگوں (کے مال کا) میل کچیل ہوتا ہے۔''

پھر آپ ﷺ نے خُمس (مالِ غنیمت کا وہ پانچواں حصہ جو رسول اللہ ﷺ کے لیے خاص ہوتا تھا) سے ان کی شادی کرائی۔

چنانچہ یہ حدیث مبارکہ اس بات پر بیّن دلیل ہے کہ نبی ﷺ کے چچازاد بھی اہل بیت میں شامل ہیں۔
امام احمد رحمہ اللہ اور امام شافعی رحمہ اللہ نے بنوعبدالمطلب کو بھی بنو ہاشم میں ملایا ہے، کیونکہ نبی ﷺ نے ان کو بھی

خُمس سے حصہ دیا تھا، جیسا کہ سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا واضح فرمان بیان کرتے ہیں کہ:

((إِنَّمَا بَنُو هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَاحِدٌ)). [صحيح البخاری: ٣٥٠٢]

''یقیناً بنو ہاشم اور بنو مطلب تو ایک ہی چیز ہیں۔''

ابن اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

عَبْدُ شَمْسٍ، وَهَاشِمٌ، وَالْمُطَّلِبُ إِخْوَةٌ لِأُمٍّ، وَأُمُّهُمْ عَاتِكَةُ بِنْتُ مُرَّةَ، وَكَانَ نَوْفَلُ أَخَاهُمْ لِأَبِيهِمْ. [صحيح البخاری: ٣١٤٠]

''عبد شمس، ہاشم اور مطلب ایک ہی ماں سے تھے۔ ان کی والدہ کا نام عاتکہ بن مرہ تھا اور نوفل صرف باپ کی طرف سے ان کے بھائی تھے۔''

اہل تشیّع صرف سیدنا علی، سیدہ فاطمہ، سیدنا حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کو ہی 'اہل بیت' قرار دینے میں اس معروف روایت سے استدلال کرتے ہیں جو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةً وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ، مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ، فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ فَدَخَلَ مَعَهُ، ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَأَدْخَلَهَا، ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ قَالَ: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾.

''ایک روز صبح کے وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور آپ بالوں کی بنی ہوئی کجاووں جیسے نقش والی سیاہ رنگ کی چادر اوڑھے ہوئے تھے۔ پھر حسن بن علی رضی اللہ عنہما آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں (چادر میں) داخل کر لیا، پھر حسین رضی اللہ عنہ آئے تو آپ نے انہیں بھی داخل کر لیا، پھر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں تو آپ نے انہیں بھی چادر میں لے لیا، پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو آپ نے ان کو بھی (چادر کے اندر) لے لیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ ''اے اہل بیت! یقیناً اللہ تعالیٰ تو صرف یہ چاہتا ہے کہ تم سے ناپاکی کو ختم کر دے اور تمہیں اچھی طرح پاک صاف کر دے۔''

[صحيح مسلم: ٢٤٢٤]

اس روایت میں مذکور آیتِ قرآنیہ، جسے آیتِ تطہیر کہا جاتا ہے، قرآن کریم میں جس مقام پر بیان ہوئی ہے وہاں صراحتاً خطاب ازواج مطہرات کو ہو رہا ہے، لہٰذا وہ تو لازماً اس میں داخل ہیں، البتہ مذکورہ روایت سے یہ بات احاطہ علم میں آتی ہے کہ سیدنا علی، سیدہ فاطمہ اور حسن و حسین رضی اللہ عنہم کا اس آیت کے ساتھ خاص طور پر ذکر کرنے سے مراد یہ ہے کہ یہ چاروں اصحاب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ قریبی رشتے دار ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اہل بیت میں سے ان

کے ساتھ دیگر کی بہ نسبت زیادہ محبت اور خاص لگاؤ ہے۔ لہٰذا اس روایت سے یہ قطعاً ثابت نہیں ہوتا کہ ان کے علاوہ اور کوئی بھی اہل بیت میں داخل نہیں ہے۔ صرف ان ہی چار اصحاب کو'اہل بیت' مراد لینا اور یہ سمجھنا کہ ان کے علاوہ اور کوئی اس میں شامل نہیں ہے، نہ صرف غلط ہے بلکہ دیگر بہت سی ان روایات کے مخالف بھی ہوگا جن سے ازواج مطہرات اور آپ ﷺ کے نسبی رشتے دار اہل بیت میں شامل ہونے کے ثبوت ملتے ہیں۔

دوسری توجیہ یہ ہے کہ گو حدیث مبارکہ میں آیتِ تطہیر کے ساتھ ان ہی چار اصحاب کا ذکر ہے مگر قرآن کریم میں یہ آیت ازواج مطہرات کے تذکرے کے دوران وارد ہوئی ہے، جیسا کہ آگے بیان ہوگا۔ چنانچہ قرآن اور حدیث دونوں کو جمع کر کے یہ مفہوم نکالا جا سکتا ہے کہ اہل بیت سے مراد متذکرہ بالا اصحابِ اربعہ بھی ہیں اور ازواج مطہرات بھی۔

واضح رہے کہ اس بات کو قرآن کا حدیث کے خلاف یا حدیث کا قرآن کے خلاف تصور نہیں کیا جائے گا، کیونکہ اس جیسی کئی ایک مثالیں قرآن وحدیث میں مذکور ہیں۔ جیسا کہ قرآن کریم میں ﴿لَمَسْجِدٌ أُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى﴾ سے مراد مسجد قباء کو لیا گیا ہے جبکہ حدیث مبارکہ میں نبی ﷺ نے اس سے مراد مسجد نبوی بیان فرمائی ہے۔ (صحیح مسلم: ۱۳۹۸] چنانچہ ثابت ہوا کہ دونوں مسجدیں ہی اس فرمان کی مصداق ہیں، کیونکہ دونوں کی بنیاد نبی ﷺ نے اپنے دستِ مبارک سے رکھی تھی۔ [فضل أهل البيت وحقوقهم، ص: ۲۰، ۲۱]

اہل بیت میں آپ ﷺ کے نسبی رشتے داروں کے علاوہ، آپ کی ازواج مطہرات بھی شامل ہیں۔ اس کی سب سے پہلی دلیل ہم لغتِ عرب سے دیتے ہیں کہ عربی میں 'اہل' کا لفظ سب سے زیادہ 'بیوی' پر صادق آتا ہے۔ جیسا کہ لغت عرب کی مشہور کتب میں ذکر ہے۔

[لسان العرب: ۱۱/ ۲۸-۳۰، مطبوعة دار صادر، بيروت۔الصحاح للجوهري: ٤/ ٦٢٩، مطبوعة دار الكتاب العربى، مصر۔أساس البلاغة، ص: ۱۱]

اس لغوی دلیل کے علاوہ سب سے بڑی شہادت خود قرآن کریم کی موجود ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں جہاں آیتِ تطہیر بیان ہوئی ہے، وہاں اس کے سیاق وسباق میں ازواج مطہرات کا ہی ذکر ہو رہا ہے۔ ان تمام آیات کو ملاحظہ فرمایئے:

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّبِىُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَ زِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَ اُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا* وَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا* يٰنِسَآءَ النَّبِىِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ

ضِعْفَيْنِ وَ كَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا* وَ مَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَآ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ وَ اَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا* يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّ قُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا* وَ قَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَ لَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَ اَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَ اَطِعْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا* وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَ الْحِكْمَةِ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا*﴾ [الأحزاب: ۲۸۔۳٤]

''اے نبی! اپنی بیویوں سے کہہ دیجیے کہ اگر تم دنیا کی زندگانی اور اس کی زینت چاہتی ہو تو آؤ میں تمھیں کچھ دے دِلا دوں اور تمھیں اچھائی کے ساتھ رُخصت کر دوں۔ اور اگر تم اللہ تعالیٰ، اس کے رسول اور آخرت کے گھر کو چاہو تو (یقین مانو کہ) تم میں سے نیک کام کرنے والیوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے بہت عظیم اجر تیار کیا ہے۔ اے نبی (ﷺ) کی بیویو! تم میں سے جو بھی کھلی بے حیائی (کا ارتکاب) کرے گی اسے دوہرا عذاب دیا جائے گا، اور اللہ کے نزدیک یہ بہت ہی آسان بات ہے۔ اور تم میں سے جو کوئی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی فرماں برداری کرے گی اور نیک کام کرے گی؛ ہم اسے اجر (بھی) دوہرا دیں گے اور اس کے لیے ہم نے بہترین روزی تیار کر رکھی ہے۔ اے نبی کی بیویو! اگر تم پرہیز گاری اختیار کرو تو تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو، سو تم نرم لہجے سے بات نہ کرو کہ جس کے دل میں کوئی مرض ہو وہ کوئی برا خیال کر بیٹھے، البتہ اچھے انداز سے گفتگو کرو۔ اور تم اپنے گھروں میں قرار سے رہو اور قدیم جاہلیت کے زمانے کی طرح بناؤ سنگھار نہ کرو، نماز ادا کرتی رہو، زکاۃ دیتی رہو اور اللہ و رسول کی اطاعت گزاری کرو، (کیونکہ) اے اہل بیت! یقیناً اللہ تعالیٰ تو صرف یہ چاہتا ہے کہ وہ تم سے ناپاکی کو ختم کر دے اور تمھیں اچھی طرح پاک صاف کر دے۔ اور تمہارے گھروں میں اللہ کی جو آیتیں اور رسول (ﷺ) کی جو احادیث پڑھی جاتی ہیں، ان کا ذِکر کرتی رہو، یقیناً اللہ تعالیٰ (اپنے بندوں پر) بڑا مہربان اور بہت خبر رکھنے والا ہے۔''

اب ان آیات کو دیکھئے کہ آیتِ تطہیر سے پہلے والی پانچ آیات میں سے ہر ہر آیت میں اور خود اس آیتِ تطہیر کے بھی پہلے آدھے حصے اور پھر اس کے بعد والی آیت، ان تمام میں نبی ﷺ کی ازواج مطہرات کا ذکر ہو رہا ہے، اور ان ہی کے درمیان میں اللہ تعالیٰ نے ''اے اہل بیت!'' کے الفاظ سے مخاطب کیا۔ تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اہل بیت سے مراد ازواج مطہرات نہ ہوں؟ جبکہ اس آیت کا سیاق و سباق قطعی طور پر یہی بتلا رہا ہے کہ اہل بیت کا لفظ آپ ﷺ کی ازواج مطہرات کے لیے ہی بولا گیا ہے۔ لہٰذا اس آیت کو فقط سیدنا علی، سیدہ فاطمہ اور سیدنا حسن و حسین رضی اللہ عنہم کے ساتھ خاص کرنا جہالت کے سوا کچھ نہیں ہے۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بھی یہی مؤقف ہے کہ یہ آیت ازواج مطہرات کے متعلق نازل ہوئی ہے۔[تفسیر ابن كثير: ٦/ ٤١٠۔ طبعة دار طيبة للنشر والتوزيع]

اور عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو چاہے مجھ سے اس مسئلے میں مباہلہ کر لے کہ یہ آیت نبی ﷺ کی ازواج مطہرات کی شان میں ہی نازل ہوئی ہے۔[تفسير الطبري: ٢٠/ ٢٦٧]

امام ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس شخص کو نورِ معرفت حاصل ہو اور قرآن میں تدبر کرنے کی توفیق میسر ہو تو وہ بہ یک نگاہ جان لے گا کہ اس آیت میں نبی ﷺ کی ازواج مطہرات بلاشک وشبہ داخل ہیں، اس لیے کہ اوپر سے کلام ہی ان کے ساتھ اور ان ہی کے بارے میں چل رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے متصل بعد ازواجِ مطہرات سے فرمایا کہ اللہ کی آیتیں اور رسول اللہ ﷺ کی باتیں؛ جن کا درس تمہارے گھروں میں ہو رہا ہے انہیں یاد رکھو اور ان پر عمل کرو۔[تفسير ابن كثير: ٦/ ٤١٥۔ طبعة دار طيبة للنشر والتوزيع]

یہ ایسی خصوصیت ہے کہ جو ان کے سوا کسی اور کو نہیں ملی کہ ان ہی پاک باز اور سعادت مند خواتین کے گھروں میں وحی نازل ہوا کرتی تھی، اور ان میں سے یہ شرف سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو بہ طورِ اولیٰ حاصل ہے، جیسا کہ صحیح البخاری میں روایت مذکور ہے کہ نبی ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے یہ اعزاز سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو ہی نصیب ہوا ہے کہ ان کے بستر پر نبی کریم ﷺ پر وحی آیا کرتی تھی۔[صحيح البخاري: ٣٧٧٥]

نیز اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بڑھاپے میں اولاد سے نوازنے کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ جب ابراہیم علیہ السلام کو فرشتوں نے آ کر یہ خوشخبری سنائی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ایک بیٹے، کہ جس کا نام اسحاق (علیہ السلام) ہوگا، سے نوازے گا اور پھر اس کے بعد ایک اور بیٹا یعقوب بھی عطا کیا جائے گا، تو ان کی بیوی یہ بات سن کر ہنس پڑیں اور کہنے لگیں کہ اب تو میں بھی بانجھ ہو گئی ہوں اور میرا خاوند بھی بڑھاپے کی عمر کو پہنچ چکا ہے، تو کیا اس عمر میں ہمارے ہاں اولاد ہوگی؟ تو اس کے جواب میں فرشتوں نے انہیں جو کہا وہ ملاحظہ کیجیے:

﴿قَالُوْا اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ﴾

’’فرشتوں نے کہا: کیا آپ اللہ کی قدرت پر تعجب کر رہی ہیں؟ اے (ابراہیم کے) اہل بیت! تم پر اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہیں، یقیناً وہ قابل ستائش اور لائق تمجید ہے۔‘‘ [هود: ٧٣]

اس آیت میں ’’اہل بیت‘‘ کا لفظ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیوی کے لیے بولا گیا ہے۔

اسی طرح ایک آیتِ مبارکہ:

﴿فَلَمَّا قَضٰى مُوسَى الْاَجَلَ وَسَارَ بِاَهْلِهٖ اٰنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ نَارًا قَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْا

إِنِّی آنَسْتُ نَارًا لَعَلِّی آتِیکُمْ مِنْها بِخَبَرٍ أَوْ جَذْوَةٍ مِنَ النَّارِ لَعَلَّکُمْ تَصْطَلُونَ﴾ [القصص: ٢٩]

''جب موسیٰ (علیہ السلام) نے مدت پوری کر لی اور اپنی بیوی کو لے کر چلے تو کوہِ طور کی طرف آگ دیکھی، تو انہوں نے اپنی بیوی سے کہا: ٹھہرو! میں نے آگ دیکھی ہے، بہت ممکن ہے کہ میں وہاں سے کوئی خبر لاؤں یا آگ کا کوئی انگارہ لاؤں، تا کہ تم سینک لو۔''

اس مقام پر اہل السنہ مفسرین کے علاوہ تمام شیعہ حضرات بھی متفق ہیں کہ أهــل سے مراد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیوی ہیں، کیونکہ اس وقت آپ کے ساتھ آپ کی بیوی کے علاوہ کوئی نہیں تھا۔

ایسے ہی اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿إِذْ قَالَ مُوسٰی لِأَهْلِهِ إِنِّی آنَسْتُ نَارًا سَآتِیکُمْ مِنْها بِخَبَرٍ أَوْ آتِیکُمْ بِشِهَابٍ قَبَسٍ لَعَلَّکُمْ تَصْطَلُونَ﴾ [النمل: ٧]

''جب موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں نے آگ دیکھی ہے، میں وہاں سے یا تو کوئی خبر لے کر یا آگ کا کوئی سلگتا ہوا انگارہ لے کر ابھی تمہارے پاس آ جاؤں گا، تا کہ تم سینک لو۔''

اس آیت کی تفسیر میں مشہور شیعہ مفسر طبرسی لکھتا ہے کہ اس میں أهــل سے مراد حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بیوی ہیں، جو حضرت شعیب علیہ السلام کی بیٹی تھیں۔ [تفسیر مجمع البیان: ٤/ ٢١١]

مذکورہ تمام بحث تو تھی قرآن کریم سے ازواج مطہرات کا اہل بیت ہونے کے ثبوت میں، اب احادیثِ مبارکہ سے بھی اس کے ثبوت زینتِ قرطاس کیے دیتے ہیں۔ صحیح البخاری کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں تشریف لائے تو فرمایا:

((اَلسَّلَامُ عَلَیکُمْ أَهْلَ الْبَیْتِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ))

''اے اہل بیت! تم پر سلامتی ہو اور رحمتِ خداوندی ہو۔''

تو جواب میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا:

وَعَلَیكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ.

''اور آپ پر بھی سلامتی اور اللہ کی رحمت ہو۔''

[صحیح البخاری: ٤٧٩٣]

اس حدیث میں نبی ﷺ کے سلام کا جواب صرف سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے بیان ہوا ہے، جس سے ثابت ہوتا ہے کہ گھر میں صرف آپ ہی تھیں اور نبی ﷺ نے واضح طور پر آپ کو اہل بیت کے الفاظ سے مخاطب فرمایا۔

اور صحیح مسلم میں سیدنا زید رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان مذکور ہے کہ:

نِسَاؤُهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ. [صحيح مسلم: ٢٤٠٨]

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات آپ کے اہل بیت میں سے ہیں۔''

اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کہ ''آلِ محمد کے لیے صدقہ حلال نہیں ہے۔'' [مسند أحمد: ٧٧٥٨] میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات بھی داخل ہیں، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں بھی صدقے اور زکاۃ کے مال سے کچھ نہیں کھلاتے تھے بلکہ آپ نے ان کے لیے خُمس کے اپنے ذاتی مال سے حصہ مقرر کیا ہوا تھا۔

اسی ضمن میں ابن ابی ملیکہ رحمہ اللہ سے مروی ایک روایت ہے کہ:

أَنَّ خَالِدَ بْنَ سَعِيدٍ، بَعَثَ إِلى عَائِشَةَ بِبَقَرَةٍ مِنَ الصَّدَقَةِ، فَرَدَّتْهَا، وَقَالَتْ: إِنَّا آلَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ. [مصنف ابن أبی شيبة: ٣/ ٢١٤]

''خالد بن سعید رضی اللہ عنہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو صدقے کی گائے (تحفہ) بھیجی، تو انہوں نے واپس لوٹا دی اور فرمایا: یقیناً ہم آلِ محمد ہیں (اور) ہمارے لیے صدقہ حلال نہیں ہے۔''

بعض بے علم لوگ أھــل اور آل میں بے بنیاد اور من گھڑت فرق بیان کر کے بہ تکلف ازواج مطہرات کو 'اہل بیت' سے نکالنے کی کوشش کرتے ہیں، جبکہ عربی قواعد سے واقفیت رکھنے والا ہر شخص بہ خوبی جانتا ہے کہ اہل لغت مختلف الفاظ وکلمات میں تخفیف اور آسانی کی غرض سے تعلیل کر لیا کرتے تھے، یعنی پہلے وہ لفظ کچھ اور ہوتا؛ جو ادائیگی میں مشکل ہوتا تو وہ اس میں ذرا سی تبدیلی کر کے ایسی صورت میں ڈھال لیتے کہ جس کو ادا کرنے میں ان کے لیے آسانی ہوتی۔ اسی طرح اس لفظ کی بھی تعلیل ہوئی ہے۔ حقیقت میں یہ دونوں لفظ ایک ہی ہے۔ آل اصل میں أھــل ہی تھا۔ ھاء کو ہمزہ سے بدلا تو أأل ہو گیا۔ دوسرے ہمزہ کو الف سے بدل دیا گیا تو آل بن گیا۔ [لسان العرب: ١١/ ٣٠]

اس لفظ سے متعدد روایات موجود ہیں جن سے واضح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات، آپ کی اولاد اور آپ کے نسبی عزیز واقارب 'اہل بیت' میں شامل ہیں۔ جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ دعا فرمانا کہ:

((اَللّٰهُمَّ ارْزُقْ آلَ مُحَمَّدٍ قُوتًا)). [صحيح البخاری: ٦٤٦٠]

''اے اللہ! آلِ محمد کو صرف اتنی سی روزی دے کہ وہ زندہ رہ سکیں۔''

یہ کیسے ممکن ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جس آل کے لیے دعا فرما رہے ہیں ان میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات داخل نہ ہوں؟ جن کے معاشی امور، گھریلو اخراجات اور کفالت کے جملہ فرائض آپ ہی کے ذِمہ تھیں۔

اسی طرح سیدنا عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

مَـا شَبِـعَ آلُ مُـحَـمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ، مِنْ طَعَامِ بُرٍّ ثَلَاثَ لَيَالٍ تِبَاعًا، حَتّٰى قُبِضَ. [صحيح البخاري: ٦٤٥٤۔صحيح مسلم: ٢٩٧٠]

''مدینہ طیبہ آنے کے بعد آلِ محمد ﷺ نے مسلسل تین دِن گندم کی روٹی پیٹ بھر کر کبھی نہیں کھائی، یہاں تک کہ آپ دنیا سے رخصت ہو گئے۔''

اس روایت میں بھی واضح طور پر 'آلِ محمدؐ' سے مراد نبی ﷺ کی ازواج مطہرات ہیں۔

امام ابن قیم رحمہ اللہ اپنی کتاب جـلاء الأفهام میں اسی مؤقف، کہ ازواج مطہرات 'اہل بیت' میں شامل ہیں، کی تائید میں لکھتے ہیں کہ:

''ازواج مطہرات آلِ محمد ﷺ میں داخل ہیں، کیونکہ زوجیت والا رشتہ بھی تو نسب جیسا ہے۔ ازواج مطہرات کا رشتہ نبی ﷺ سے منقطع نہیں ہوا، تبھی تو وہ آپ کی زندگی میں اور آپ کی وفات کے بعد بھی دوسرے مردوں پر حرام ہیں۔ وہ دنیا میں بھی آپ کی بیویاں ہیں اور آخرت میں بھی آپ کی بیویاں ہی ہوں گی۔ لہٰذا ان کا نبی ﷺ کے ساتھ رشتہ نسب کی طرح قائم و دائم ہے۔ آپ ﷺ نے درود میں بھی ان کو صراحتاً شامل فرمایا ہے۔ نیز یہ بات بھی صحیح ثابت ہے کہ صدقہ ازواج مطہرات پر حرام ہے، کیونکہ یہ لوگوں کے مال کی میل کچیل ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی ذاتِ اقدس اور آپ کی آل کو اس میل کچیل سے پاک اور محفوظ رکھا ہے۔''

بعض کہتے ہیں کہ اگر صدقہ ازواج مطہرات پر حرام ہوتا تو ان کے غلاموں اور لونڈیوں پر بھی حرام ہونا چاہیے تھا، جس طرح بنو ہاشم پر حرام ہوا تو ان کے غلاموں اور لونڈیوں پر بھی حرام ہو گیا تھا۔ جبکہ صحیح البخاری میں روایت ہے کہ بریرہ رضی اللہ عنہا، جو کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ لونڈی تھیں، کو صدقے کا گوشت بھیجا گیا تو انہوں نے کھا لیا، اور رسول اللہ ﷺ نے انہیں منع نہیں کیا۔

تو اس کا جواب یہ ہے کہ ازواج مطہرات پر صدقے کی حرمت ذاتی نہیں ہے بلکہ نبی ﷺ کی وجہ سے ہے، ورنہ آپ کے ساتھ نکاح سے پہلے ان پر صدقہ حرام نہیں تھا۔ لہٰذا اس حرمت میں وہ فرع ہیں اور غلاموں پر حرمت آقا پر حرمت کی فرع کی فرع ہیں، جبکہ بنو ہاشم پر صدقے کی حرمت ذاتی ہے، اس لیے یہ ان کے غلاموں پر بھی لاگو ہو گی۔

[فضل أهل البيت وعلو مكانتهم، ص: ١١، ١٢]

چنانچہ ہر اعتبار سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ نبی ﷺ کی ازواج مطہرات آپ ﷺ کے اہل بیت میں بہ طورِ اولیٰ شامل ہیں۔ سیدنا علی، سیدہ فاطمہ اور حسن و حسین رضی اللہ عنہم کا اہل بیت کا حصہ ہونا متفقہ بات ہے اور اس میں کسی کا چنداں اختلاف نہیں ہے۔ لہٰذا اس کے ثبوت کے دلائل رقم کرنا طول بیانی کے سوا کچھ نہ ہو گا۔

اہل بیت کے فضائل

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے فضائل

* ...... سیدنا سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلٰى تَبُوكَ، وَاسْتَخْلَفَ عَلِيًّا، فَقَالَ: أَتُخَلِّفُنِي فِي الصِّبْيَانِ وَالنِّسَاءِ؟ قَالَ: ((أَلَا تَرْضٰى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسٰى، إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ نَبِيٌّ بَعْدِي)). [صحيح البخاري: ٤٤١٦ ـ صحيح مسلم: : ٢٤٠٥]

''رسول اللہ ﷺ غزوہ تبوک کے لیے روانہ ہوئے اور علی رضی اللہ عنہ کو نائب کے طور پر پیچھے چھوڑ گئے۔ تو انہوں نے کہا: کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ تمہارا میری نظر میں وہی مقام ہو جو موسیٰ علیہ السلام کی نظر میں ہارون علیہ السلام کا مقام تھا؟ سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔''

* ...... سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا تھا:

((يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ، وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ)). [صحيح مسلم: ٢٤٠٤]

''وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے اور اس سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ محبت کرتے ہیں۔''

* ...... سیدنا حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((عَلِيٌّ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ)) وَقَالَ ابْنُ أَبِي بُكَيْرٍ: ((لَا يَقْضِي عَنِّي دَيْنِي إِلَّا أَنَا أَوْ عَلِيٌّ)).

''علی مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔'' ابن ابی بکیر نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ (آپ ﷺ نے فرمایا:) میری طرف سے میرا قرض صرف میں یا علی چکائے گا۔'' [مسند أحمد: ١٧٥٠٥]

یہ اپنائیت اور محبت جتلانے کا ایک خاص انداز ہے کہ آدمی کسی سے اپنا اس قدر تعلق سمجھے کہ اس سے پوچھے بغیر بھی اس کو اپنے دُکھ درد اور اپنے مسائل میں شریک کار بنا لے۔ خاص طور پر اپنا مالی بار کسی کے ذِمے ڈالنا یہ تو سراسر

قریبی تعلق اور خاص لگاؤ کی علامت ہوتی ہے کہ اگر میں اپنا قرض ادا نہ بھی کر پایا تو میری طرف سے فلاں ادا کر دے گا۔ آپ ﷺ نے بھی قرض کی ادائیگی کے الفاظ بیان کر کے صرف سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ اپنا خاص تعلق اور لگاؤ اور ان کی آپ ﷺ سے نہایت محبت اور چاہت بیان کرنا چاہی ہے۔

* ...... سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

كَانَ أَحَبَّ النِّسَاءِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةُ وَمِنَ الرِّجَالِ عَلِيٌّ. قَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ: يَعْنِي مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ. [سنن الترمذی: ۳۸۶۸]

''رسول اللہ ﷺ کو عورتوں میں سب سے زیادہ محبوب فاطمہ رضی اللہ عنہا تھیں اور مردوں میں علی رضی اللہ عنہ۔''

ابراہیم بن سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یعنی آپ ﷺ کے اہل بیت میں سے۔

* ...... سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ)). [سنن الترمذی: ۳۷۱۳۔سنن ابن ماجه: ۱۲۱]

''جس کا دوست میں ہوں، اس کا علی بھی دوست ہے۔''

یعنی جس کو میرے ساتھ محبت ہے اس کو علی (رضی اللہ عنہ) کے ساتھ بھی محبت رکھنی چاہیے اور جو شخص میری عزت و احترام کرتا ہے اس کو علی (رضی اللہ عنہ) کی عزت و احترام بھی کرنا چاہیے۔

* ...... سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةً وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ، فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ فَدَخَلَ مَعَهُ، ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَأَدْخَلَهَا، ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ قَالَ: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾. [صحيح مسلم: ۲٤۲٤]

''ایک روز صبح کے وقت نبی ﷺ نکلے اور آپ بالوں کی بنی ہوئی کجاووں جیسے نقش والی سیاہ رنگ کی چادر اوڑھے ہوئے تھے۔ پھر حسن بن علی رضی اللہ عنہما آئے تو آپ ﷺ نے انہیں (چادر میں) داخل کر لیا، پھر حسین رضی اللہ عنہ آئے تو آپ نے انہیں بھی داخل کر لیا، پھر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں تو آپ نے انہیں بھی چادر میں لے لیا، پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو آپ نے ان کو بھی (چادر کے اندر) لے لیا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ ''اے اہل بیت! یقیناً اللہ تعالیٰ تو صرف یہ چاہتا ہے کہ تم سے ناپاکی کو ختم کر دے اور تمہیں اچھی طرح پاک صاف کر دے۔''

یہ آیتِ تطہیر سورۃ الاحزاب کی ۳۳ نمبر آیت ہے۔ اس سے پہلے اور اس کے بعد نبی ﷺ کی ازواج مطہرات کا بیان ہے اور ان کی طرف خطاب ہے۔ اس آیت کے بعد اگلی آیت یہ ہے ﴿وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلَى فِي بُيُوتِكُنَّ۔۔۔الخ﴾ یہ حرفِ عطف کے ساتھ شروع ہو رہی ہے جو اس مسئلے میں صریح دلالت کر رہی ہے کہ ازواج مطہرات بھی آیتِ تطہیر کے خطاب میں شامل ہیں۔ اس لیے یہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات بھی اہل بیت میں داخل ہیں، صرف متذکرہ بالا اصحاب ہی کو اہل بیت قرار دینا درست نہیں ہے۔

* …… سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

خَطَبَ أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَاطِمَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّهَا صَغِيرَةٌ)) فَخَطَبَهَا عَلِيٌّ، فَزَوَّجَهَا مِنْهُ. [سنن النسائی: ۳۲۲۱]

''سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کا پیغام بھیجا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ چھوٹی ہے۔ لیکن سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ان سے نکاح کا پیغام بھیجا تو آپ ﷺ نے ان کے ساتھ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی کر دی۔''

نبی ﷺ کا یہ فرمانا کہ ''وہ چھوٹی ہے'' اس سے مراد یہ تھا کہ سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کی عمر کے لحاظ سے وہ ان سے بہت چھوٹی تھیں، لیکن سیدنا علی رضی اللہ عنہ چونکہ ان کے قریب العمر تھے، اس لیے آپ ﷺ نے برابری کی بنا پر ان سے اپنی لختِ جگر کا نکاح کر دیا۔

* …… سیدنا زِر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

قَالَ عَلِيٌّ: وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ، وَبَرَأَ النَّسَمَةَ، إِنَّهُ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ: أَنْ لَا يُحِبَّنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُبْغِضَنِي إِلَّا مُنَافِقٌ. [صحیح مسلم: ۷۸]

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس نے دانے کو پھاڑا اور رُوح کو تخلیق کیا! یقیناً یہ بات نبی اُمی ﷺ نے مجھے بتلائی تھی کہ میرے ساتھ صرف مومن شخص ہی محبت کرے گا اور صرف منافق شخص ہی مجھ سے بغض رکھے گا۔''

* …… سیدنا عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ فِي الجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ فِي الجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ فِي الجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ فِي الجَنَّةِ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الجَنَّةِ، وَسَعْدٌ فِي الجَنَّةِ، وَسَعِيدٌ فِي الجَنَّةِ، وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الجَرَّاحِ فِي الجَنَّةِ)). [سنن الترمذی: ۳۷٤۷]

''ابوبکر جنتی ہیں، عمر جنتی ہیں، عثمان جنتی ہیں، علی جنتی ہیں، طلحہ جنتی ہیں، زبیر جنتی ہیں، عبدالرحمان بن عوف جنتی

ہیں، سعد جنتی ہیں، سعید جنتی ہیں اور ابوعبیدہ بن جراح جنتی ہیں۔ رضی اللہ عنہم۔''

* ...... ابوعبداللہ الجدلی بیان کرتے ہیں کہ میں سیدہ اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے مجھ سے فرمایا: کیا تم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دی جا رہی ہے؟ میں نے کہا: اللہ کی پناہ! (ایسا کیسے ہوسکتا ہے؟) تو انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

((مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِي)). [مسند أحمد: ٢٦٧٤٨ـ المستدرك للحاكم: ٤٦١٥]

''جس شخص نے علی (رضی اللہ عنہ) کو گالی دی تو اس نے یقیناً مجھے گالی دی۔''

* ...... سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

((أَقْرَؤُنَا أُبَيٌّ، وَأَقْضَانَا عَلِيٌّ)). [صحيح البخاري: ٤٤٨١]

''ہم میں سب سے بہترین قاری اُبی رضی اللہ عنہ ہیں اور فیصلہ کرنے کی عمدہ صلاحیت رکھنے والے علی رضی اللہ عنہ ہیں۔''

* ...... عبداللہ بن سلمہ بیان کرتے ہیں کہ:

قَالَ عَلِيٌّ: يَهْلِكُ فِيَّ رَجُلَانِ: مُحِبٌّ مُفْرِطٌ، وَمُبْغِضٌ مُفْتَرٍ.

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے بارے میں دو آدمی ہلاکت کا شکار ہوتے ہیں: غُلو کی حد تک محبت رکھنے والا اور دوسرا تہمت و بہتان لگانے کی حد تک نفرت کرنے والا۔''

(فضائل الصحابة لأحمد بن حنبل: ٩٥١)

* ...... سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

إِنَّمَا كُنَّا نَعْرِفُ مُنَافِقِي الْأَنْصَارِ بِبُغْضِهِمْ عَلِيًّا.

''ہم انصار کے منافقوں کو ان کے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بُغض کے باعث ہی پہچان لیا کرتے تھے۔''

(فضائل الصحابة لأحمد بن حنبل: ٩٧٩)

* ...... زاذان ابوعمر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو صحنِ کوفہ میں لوگوں کو قسم دے کر یہ پوچھتے سنا کہ غدیرخم کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کون موجود تھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہ بات فرما رہے تھے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (میرے متعلق) فرمائی تھی؟ تو تیرہ آدمی کھڑے ہو گئے اور انہوں نے گواہی دی کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ)). [مسند أحمد: ٩٥٠]

''اے اللہ! جو اس سے (یعنی علی رضی اللہ عنہ سے) دوستی رکھے؛ اس کو تو بھی اپنا دوست بنا لے اور جو اس سے دشمنی

روا رکھے؛ اس سے تو بھی عداوت رکھ۔‘‘

خاتونِ جنت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے فضائل

❊ ...... سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

أَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِي كَأَنَّ مِشْيَتَهَا مَشْيُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَرْحَبًا بِابْنَتِي)) ثُمَّ أَجْلَسَهَا عَنْ يَمِينِهِ ، أَوْ عَنْ شِمَالِهِ ، ثُمَّ أَسَرَّ إِلَيْهَا حَدِيثًا فَبَكَتْ ، فَقُلْتُ لَهَا: لِمَ تَبْكِينَ؟ ثُمَّ أَسَرَّ إِلَيْهَا حَدِيثًا فَضَحِكَتْ ، فَقُلْتُ: مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ فَرَحًا أَقْرَبَ مِنْ حُزْنٍ ، فَسَأَلْتُهَا عَمَّا ، قَالَ: فَقَالَتْ: مَا كُنْتُ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، حَتّٰى قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَسَأَلْتُهَا ، فَقَالَتْ: أَسَرَّ إِلَيَّ: ((إِنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُنِي الْقُرْآنَ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً ، وَإِنَّهُ عَارَضَنِي الْعَامَ مَرَّتَيْنِ ، وَلَا أُرَاهُ إِلَّا حَضَرَ أَجَلِي ، وَإِنَّكِ أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِي لَحَاقًا بِي)) ، فَبَكَيْتُ ، فَقَالَ: ((أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ)) فَضَحِكْتُ لِذَالِكَ.

’’سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا پیدل چلتی ہوئی آئیں، ان کی چال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی چال سے ملتی تھی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ان سے) فرمایا: خوش آمدید میری بیٹی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنی دائیں یا بائیں جانب بٹھا لیا، پھر ان سے راز میں کوئی بات کہی تو وہ رو پڑیں، تو میں نے ان سے پوچھا: آپ کیوں رو پڑی ہیں؟ پھر (دوبارہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے راز میں کوئی بات کہی تو وہ ہنس پڑیں۔ تو میں نے کہا: میں نے آج کے دن جیسی خوشی کبھی نہیں دیکھی کہ جو غم کے اتنی قریب ہو۔ پھر میں نے ان سے وہ باتیں پوچھیں (جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے رازدارانہ طور پر کہی تھیں) تو انہوں نے فرمایا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راز کو فاش نہیں کروں گی۔ یہاں تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے، پھر میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے راز سے یہ بات کہی تھی کہ جبرائیل علیہ السلام ہر سال میرے ساتھ قرآن کا ایک مرتبہ دَور کیا کرتے تھے جبکہ اس سال انہوں نے میرے ساتھ دو مرتبہ دَور کیا ہے، اور مجھے یہی لگتا ہے کہ میری وفات کا وقت آ گیا ہے۔ تو (یہ سن کر) میں رو پڑی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (دوبارہ مجھے راز کے انداز میں) فرمایا: کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ تم جنتی عورتوں کی سردار ہو گی؟ تو یہ سن کر میں خوش ہو گئی۔‘‘

[صحيح البخاری: ٣٦٢٣ ، ٣٦٢٤۔صحيح مسلم: ٢٤٥٠]

❊ ...... سیدنا مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّی ، فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِی)).

''فاطمہ میرا جگر گوشہ ہے، سوجس نے اسے ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔''

[صحیح البخاری: ۳۷٦۷۔صحیح مسلم: (٤۹) ۲٤٤۹]

* ...... سیدنا مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ عَلِیَّ بْنَ أَبِی طَالِبٍ خَطَبَ بِنْتَ أَبِی جَهْلٍ ، وَعِنْدَهُ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمَّا سَمِعَتْ بِذَالِكَ فَاطِمَةُ أَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَتْ لَهُ: إِنَّ قَوْمَكَ یَتَحَدَّثُونَ أَنَّكَ لَا تَغْضَبُ لِبَنَاتِكَ ، وَهٰذَا عَلِیٌّ نَاكِحًا ابْنَةَ أَبِی جَهْلٍ ، قَالَ الْمِسْوَرُ: فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، فَسَمِعْتُهُ حِینَ تَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ: ((أَمَّا بَعْدُ ، فَإِنِّی أَنْكَحْتُ أَبَا الْعَاصِ بْنَ الرَّبِیعِ ، فَحَدَّثَنِی ، فَصَدَقَنِی ، وَإِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ مُضْغَةٌ مِنِّی ، وَإِنَّمَا أَكْرَهُ أَنْ یَفْتِنُوهَا ، وَإِنَّهَا وَاللّٰهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللّٰهِ عِنْدَ رَجُلٍ وَاحِدٍ أَبَدًا)) قَالَ: فَتَرَكَ عَلِیٌّ الْخِطْبَةَ.

''سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کی بیٹی کو نکاح کا پیغام بھیجا، حالانکہ رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی ان کے عقد نکاح میں تھیں۔ چنانچہ جب فاطمہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات سنی تو وہ نبی ﷺ کے پاس آئیں اور آپ ﷺ سے کہا: آپ کی قوم یہ باتیں کرتی ہے کہ آپ اپنی بیٹیوں کے لیے غصے میں نہیں آتے، اسی لیے علی؛ ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرنے لگے ہیں۔ یہ سن کر نبی ﷺ کھڑے ہوئے اور میں نے آپ ﷺ کو توحید و رسالت کی گواہی دیتے سنا (یعنی خطبہ پڑھا)، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: امابعد! میں نے اپنی (ایک بیٹی کا) ابوالعاص بن ربیع سے نکاح کیا تو اس نے مجھ سے جو بات کی اس کو سچ کر دکھایا، اور بلاشبہ فاطمہ بنت محمد میرا جگر گوشہ ہے اور میں اس بات کو قطعاً پسند نہیں کرتا کہ کوئی اس کو رنجیدہ کرے۔ اور اللہ کی قسم! یقیناً اللہ کے رسول کی صاحبزادی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی ایک ہی آدمی کے ہاں کبھی اکٹھی نہیں رہ سکتیں۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر علی رضی اللہ عنہ نے نکاح کا ارادہ ترک کر دیا۔''

[صحیح البخاری: ۳۷۲۹۔صحیح مسلم: (٤۹) ۲٤٤۹]

* ...... سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

سَأَلَتْنِی أُمِّی: مُنْذُ مَتٰی عَهْدُكَ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: فَقُلْتُ لَهَا: مُنْذُ كَذَا وَكَذَا ، قَالَ: فَنَالَتْ مِنِّی وَسَبَّتْنِی ، قَالَ: فَقُلْتُ لَهَا: دَعِینِی ، فَإِنِّی آتِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَأُصَلِّی مَعَهُ الْمَغْرِبَ ، ثُمَّ لَا أَدَعُهُ حَتّٰی یَسْتَغْفِرَ لِی وَلَكِ ، قَالَ: فَأَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ، فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْعِشَاءِ، ثُمَّ انْفَتَلَ فَتَبِعْتُهُ، فَعَرَضَ لَهُ عَارِضٌ فَنَاجَاهُ، ثُمَّ ذَهَبَ فَاتَّبَعْتُهُ فَسَمِعَ صَوْتِي فَقَالَ: ((مَنْ هٰذَا؟))، فَقُلْتُ: حُذَيْفَةُ، قَالَ: ((مَا لَكَ؟))، فَحَدَّثْتُهُ بِالْأَمْرِ، فَقَالَ: ((غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ وَلِأُمِّكَ))، ثُمَّ قَالَ: ((أَمَا رَأَيْتَ الْعَارِضَ الَّذِي عَرَضَ لِي قُبَيْلُ؟))، قَالَ: قُلْتُ: بَلٰى، قَالَ: ((فَهُوَ مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ لَمْ يَهْبِطِ الْأَرْضَ قَطُّ قَبْلَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ، اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ، وَيُبَشِّرَنِي أَنَّ الْحَسَنَ، وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَأَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ)).

''مجھ سے میری والدہ نے پوچھا: تم نبی ﷺ کے ساتھ کب سے وابستہ ہو؟ میں نے انہیں بتایا کہ اتنے عرصے سے۔ انہوں نے مجھے سخت سُست اور برا بھلا کہا۔ میں نے ان سے کہا: چھوڑیں مجھے، میں نبی ﷺ کے پاس جا رہا ہوں اور مغرب کی نماز آپ ﷺ کے ساتھ پڑھوں گا، پھر میں تب تک ان کے ساتھ ہی رہوں گا جب تک کہ وہ میرے اور آپ کے لیے مغفرت کی دعا نہ کر دیں۔ چنانچہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی۔ اس کے بعد نبی ﷺ نے عشاء کی نماز پڑھائی اور واپس چلے گئے۔ میں بھی آپ ﷺ کے پیچھے ہولیا۔ راستے میں کوئی آدمی مل گیا جس سے نبی ﷺ باتیں کرنے لگے۔ جب وہ چلا گیا تو میں آپ ﷺ کے پیچھے چل پڑا۔ آپ نے میری آواز سن لی اور پوچھا: کون ہے؟ میں نے عرض کیا: حذیفہ ہوں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کیا بات ہے؟ میں نے آپ کو بتلایا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری اور تمہاری والدہ کی مغفرت فرمائے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے اس شخص کو نہیں دیکھا جو ابھی کچھ دیر پہلے مجھے ملا تھا؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ ایک فرشتہ تھا جو اس رات سے پہلے کبھی زمین پر نہیں اُترا تھا۔ اس نے اپنے پروردگار سے اس بات کی اجازت طلب کی کہ وہ مجھے سلام کرنے کے لیے حاضر ہو اور مجھے یہ بشارت دے کہ حسن اور حسین رضی اللہ عنہما جنتی نوجوانوں کے سردار ہوں گے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا جنتی عورتوں کی سردار ہوں گی۔''

[صحيح ابن حبان: ٦٩٦٠۔ المعجم الكبير للطبراني: ٢٦٠٧]

* ...... اُم المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَشْبَهَ سَمْتًا وَهَدْيًا وَدَلًّا بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَاطِمَةَ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهَا، كَانَتْ إِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ قَامَ إِلَيْهَا فَأَخَذَ بِيَدِهَا، وَقَبَّلَهَا، وَأَجْلَسَهَا فِي مَجْلِسِهِ، وَكَانَ إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا قَامَتْ إِلَيْهِ، فَأَخَذَتْ بِيَدِهِ فَقَبَّلَتْهُ، وَأَجْلَسَتْهُ فِي مَجْلِسِهَا.

''میں نے کوئی ایسا شخص نہیں دیکھا جو اپنی عادات، چال چلن اور بات چیت میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر

رسول اللہ ﷺ کے مشابہ ہو۔ جب وہ آپ ﷺ کے ہاں آتیں تو آپ اُٹھ کر ان کی طرف بڑھتے، ان کا ہاتھ پکڑتے، بوسہ دیتے اور اپنی جگہ پر بٹھا لیتے اور (اسی طرح) جب آپ ﷺ ان کے ہاں جاتے تو وہ بھی اُٹھ کر آپ کی طرف بڑھتیں، آپ کا ہاتھ پکڑتیں، بوسہ دیتیں اور اپنی جگہ پر بٹھاتیں۔''

[سنن الترمذي: ٣٨٧٢ـمسند أحمد: ٢٦٤١٣ـالمستدرك للحاكم: ٧٧١٥]

❊ ...... سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَفْضَلُ نِسَاءِ الْجَنَّةِ أَرْبَعٌ: مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَخَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَفَاطِمَةُ ابْنَةُ مُحَمَّدٍ، وَآسِيَةُ ابْنَةُ مُزَاحِمٍ)).

''جنتی عورتوں میں سب سے زیادہ فضیلت کی حامل چار عورتیں ہیں: مریم بنت عمران علیہا السلام، خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد اور آسیہ بنت مزاحم رضی اللہ عنہن۔''

[مسند أحمد: ٢٩٠١ـمسند أبي يعلى الموصلي: ٢٧٢٢ـ المستدرك للحاكم: ٣٨٣٦]

سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے فضائل

❊ ...... سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما آپ کے کندھے پر سوار تھے اور آپ ﷺ فرما رہے تھے:

((اللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ)). [صحيح البخاري: ٣٧٤٩ـصحيح مسلم: ٢٤٢٢]

''اے اللہ! یقیناً میں اس سے محبت کرتا ہوں، تو بھی اس سے محبت فرما۔''

❊ ...... سیدنا عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

رَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَحَمَلَ الحَسَنَ وَهُوَ يَقُولُ: بِأَبِي شَبِيهٌ بِالنَّبِيِّ، لَيْسَ شَبِيهٌ بِعَلِيٍّ، وَعَلِيٌّ يَضْحَكُ. [صحيح البخاري: ٣٧٥٠]

''میں نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے حسن رضی اللہ عنہ کو اُٹھایا اور فرما رہے تھے: میرے باپ ان پر فدا ہوں! یہ تو نبی ﷺ کے ساتھ مشابہت رکھتے ہیں؛ علی کے مشابہ نہیں ہیں۔ اور علی رضی اللہ عنہ (یہ سن کر) ہنس رہے تھے۔''

❊ ...... سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَشْبَهَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ.

''نبی ﷺ کے ساتھ حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے زیادہ کوئی مشابہت نہیں رکھتا تھا۔''

[صحيح البخاری: ۳۷۵۲]

* ...... سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر گئے تو حسن رضی اللہ عنہ دوڑتے ہوئے آپ کے پاس آئے، تو آپ ﷺ نے انہیں گلے لگا لیا اور انہیں بوسہ دیا، اور فرمایا:

((اللّٰهُمَّ أَحْبِبْهُ وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ)). [صحيح البخاری: ۲۱۲۲]

''اے اللہ! تو اس سے محبت فرما، اور جو اس سے محبت کرے اسے بھی اپنا محبوب بنا لے۔''

* ...... زہیر بن اقمر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد ایک روز سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما خطبہ دے رہے تھے، تو ازد قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک لمبے قد کے صاحب کھڑے ہوئے اور بولے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے ان کو (یعنی حسن رضی اللہ عنہ کو) اپنی گود میں بٹھایا ہوا تھا اور فرما رہے تھے:

((مَنْ أَحَبَّنِي فَلْيُحِبَّهُ، فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ)).

''جو مجھ سے محبت کرتا ہے اسے چاہیے کہ وہ اس سے بھی محبت کرے۔''

[مسند أحمد: ۲۳۱۰٦ـ المستدرك للحاكم: ٤٨٠٦]

سیدنا حسین وحسین رضی اللہ عنہما کے فضائل

* ...... عبدالرحمان بن سابط بیان کرتے ہیں کہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلٰى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهُ. [مسند أبى يعلى الموصلى: ١٨٧٤]

''جس شخص کی خواہش ہو کہ وہ کسی جنتی شخص کو دیکھے تو اسے حسین بن علی رضی اللہ عنہما کو دیکھ لینا چاہیے۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا فرماتے سنا ہے۔''

* ...... سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حسن وحسین رضی اللہ عنہما کے متعلق فرمایا:

((هُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا)). [صحيح البخاری: ٥٩٩٤]

''یہ دونوں دنیا میں میرے دو خوشبودار پھول ہیں۔''

* ...... سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھایا کرتے تھے، جب آپ سجدے میں

جاتے تو حسن و حسین رضی اللہ عنہما کود کر آپ ﷺ کی پُشت پر سوار ہو جاتے تھے، جب صحابہ رضی اللہ عنہم نے انہیں منع کرنا چاہا تو آپ ﷺ نے انہیں اشارہ کر دیا کہ رہنے دو۔ پھر جب آپ ﷺ نے نماز مکمل کی تو ان دونوں کو اپنی گود میں بٹھا لیا اور فرمایا:

((مَنْ أَحَبَّنِي فَلْيُحِبَّ هٰذَيْنِ)). [مسند أبی يعلی الموصلی: ۵۰۱۷۔مسند البزار: ٢٦٢٣]

''جو شخص مجھ سے محبت کرتا ہے اس کو چاہیے کہ وہ ان دونوں سے بھی محبت کرے۔''

* ...... سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ)). [سنن الترمذی: ۳۷٦۸۔سنن ابن ماجه: ۱۱۸]

''حسن اور حسین جنتی نوجوانوں کے سردار ہوں گے۔''

* ...... سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ أَحَبَّهُمَا فَقَدْ أَحَبَّنِي ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمَا فَقَدْ أَبْغَضَنِي يَعْنِي حَسَنًا وَحُسَيْنًا)).

''جس نے ان دونوں سے (یعنی حسن و حسین رضی اللہ عنہما) سے محبت کی؛ اس نے یقیناً مجھ سے محبت کی اور جس نے ان دونوں سے بُغض رکھا؛ اس نے یقیناً مجھ سے بُغض رکھا۔''

[مسند أحمد: ٧٨٧٦۔المعجم الكبير للطبرانی: ٢٦٤٧۔مسند البزار: ٢٦٢٨]

* ...... سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

الْحَسَنُ أَشْبَهُ النَّاسِ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الصَّدْرِ إِلَى الرَّأْسِ ، وَالْحُسَيْنُ أَشْبَهُ النَّاسِ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ أَسْفَلَ مِنْ ذَالِكَ.

''حسن رضی اللہ عنہ سر سے لے کر سینے تک رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تمام لوگوں سے زیادہ مشابہت رکھتے تھے اور حسین رضی اللہ عنہ اس سے نیچے کے جسمانی حصے میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہت رکھتے تھے۔''

[سنن الترمذی۔مسند أحمد: ٧٧٤۔صحيح ابن حبان: ٦٩٧٤]

سیدنا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے فضائل

* ...... سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَرَّ بِي جَعْفَرٌ اللَّيْلَةَ فِي مَلَإٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ ، وَهُوَ مُخَضَّبُ الْجَنَاحَيْنِ بِالدَّمِ أَبْيَضُ

الْفُؤَادِ)). [المستدرك للحاكم: ٤٩٤٣]

''آج رات (خواب میں) جعفر بن ابی طالب (رضی اللہ عنہ) فرشتوں کی جماعت میں میرے پاس سے گزرے اور ان کو خون میں لتھڑے ہوئے دو پر لگے ہوئے تھے، جبکہ ان کا دِل سفید تھا۔''

* ...... سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ موتہ میں زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو مجاہدین کا امیر مقرر کیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنْ قُتِلَ زَيْدٌ فَجَعْفَرٌ ، وَإِنْ قُتِلَ جَعْفَرٌ فَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ))

''اگر زید کو شہید کر دیا جائے تو جعفر امارت سنبھالیں گے اور اگر جعفر بھی شہید ہو جائیں تو عبداللہ بن رواحہ امیر ہوں گے۔''

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں بھی اس غزوے میں مجاہدین میں شامل تھا، تو جب ہم نے سیدنا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو تلاش کیا تو ہم نے ان کے جسم میں نیزوں اور تیروں کے نوّے (۹۰) سے زائد زخم دیکھے۔''
[صحیح البخاری: ٤٢٦١]

سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے فضائل

* ...... سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ كَانَ إِذَا قَحَطُوا اسْتَسْقَى بِالعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ المُطَّلِبِ فَقَالَ: اللّٰهُمَّ إِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَسْقِينَا ، وَإِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا ، قَالَ: فَيُسْقَوْنَ.

''سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب قحط سالی سے دوچار ہوتے تھے تو سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے بارش کی دعا کراتے اور فرماتے: اے اللہ! پہلے ہم تجھ سے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے بارش کی دعا کراتے تھے تو تُو ہمیں بارش سے سیراب کر دیتا تھا اور (اب) ہم اپنے نبی کے چچا کے ذریعے تجھ سے دعا کرتے ہیں، لہٰذا تو ہمیں سیرابی عطا فرما۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر خوب بارش برستی تھی۔''
(صحیح البخاری: ٣٧١٠)

* ...... سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا عباس بن مطلب رضی اللہ عنہ کے بارے

میں فرمایا:

((هٰذَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَجْوَدُ قُرَيْشٍ كَفًّا وَأَوْصَلُهَا)).

''یہ عباس بن عبدالمطلب (رضی اللہ عنہ) قریش میں ہاتھ کے سب سے زیادہ سخی اور ان سب سے بڑھ کر صلہ رحمی کرنے والے ہیں۔'' (مسند أحمد: ١٦١٠ ـ المستدرك للحاكم: ٥٤٢٠)

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے فضائل

* ...... ان ہی سے مروی ہے، بیان کرتے ہیں کہ:

ضَمَّنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: ((اللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ)).

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سینے سے لگایا اور فرمایا: اے اللہ! اس کو کتاب (قرآن) کا علم سکھا دے۔''

[صحيح البخاري: ٧٥]

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کا ہی نتیجہ تھا کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما تمام صحابہ سے بڑے مفسر قرآن تھے۔

* ...... سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے کندھے پر ہاتھ رکھا اور فرمایا:

((اللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّينِ، وَعَلِّمْهُ التَّأْوِيلَ)). [مسند أحمد: ٢٣٩٧]

''اے اللہ! اس کو دین کی سمجھ اور تفسیر کا علم عطا فرما۔''

* ...... سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

دَعَا لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُؤْتِيَنِي اللّٰهُ الْحِكْمَةَ مَرَّتَيْنِ.

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے دو مرتبہ یہ دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ مجھے حکمت عطا فرمائے۔''

[سنن الترمذي: ٣٨٢٣]

اُم المومنین سیدہ خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا کے فضائل

* ...... سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

مَا غِرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ، هَلَكَتْ قَبْلَ

أَنْ یَتَزَوَّجَنِی ، لِمَا کُنْتُ أَسْمَعُهُ یَذْکُرُهَا ، وَأَمَرَهُ اللّٰهُ أَنْ یُبَشِّرَهَا بِبَیْتٍ مِنْ قَصَبٍ ، وَإِنْ کَانَ لَیَذْبَحُ الشَّاةَ فَیُهْدِی فِی خَلائِلِهَا مِنْهَا مَا یَسَعُهُنَّ.

’’خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں مجھے جس قدر رشک آتا تھا اتنا اور کسی عورت کے متعلق نہیں آتا تھا، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کا کثرت سے تذکرہ کیا کرتے تھے، اور یقیناً آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پروردگار نے آپ کو حکم دیا تھا کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں بنے ایسے گھر کی بشارت دے دیں جو موتیوں سے بنایا گیا ہے، جس میں نہ کسی قسم کا شور وغل ہوگا اور نہ کوئی تکلیف ہوگی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بکری ذبح کیا کرتے تھے تو اس سے خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کو بھی اس قدر (گوشت) بھیجتے جتنا انہیں کافی ہو جاتا۔‘‘

[صحیح البخاری: ٣٨١٦۔صحیح مسلم: ٢٤٣٥]

❊ ...... سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَتَی جِبْرِیلُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ: یَا رَسُولَ اللّٰهِ: هٰذِهِ خَدِیجَةُ قَدْ أَتَتْ مَعَهَا إِنَاءٌ فِیهِ إِدَامٌ ، أَوْ طَعَامٌ أَوْ شَرَابٌ ، فَإِذَا هِیَ أَتَتْكَ فَاقْرَأْ عَلَیْهَا السَّلامَ مِنْ رَبِّهَا وَمِنِّی وَبَشِّرْهَا بِبَیْتٍ فِی الجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لاَ صَخَبَ فِیهِ ، وَلاَ نَصَبَ.

’’جبرائیل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! آپ کے پاس خدیجہ آرہی ہیں اور ان کے پاس ایک برتن ہے جس میں سالن ہے، یا کھانے پینے کی کوئی چیز ہے، جب وہ آپ کے پاس آجائیں تو انہیں اُن کے پروردگار کی طرف سے سلام کہیے گا، اور انہیں جنت میں بنے ایک ایسے گھر کی بشارت دیجیے گا جو موتیوں سے بنایا گیا ہے، جس میں نہ کسی قسم کا شور وغل ہوگا اور نہ کوئی تکلیف ہوگی۔‘‘

[صحیح البخاری: ٣٨٢٠۔صحیح مسلم: ٢٤٣٢]

❊ ...... سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

((خَیْرُ نِسَائِهَا مَرْیَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ ، وَخَیْرُ نِسَائِهَا خَدِیجَةُ)).

’’عورتوں میں سے بہترین مریم بنت عمران ہیں اور (اسی طرح) عورتوں میں سے بہترین خدیجہ (رضی اللہ عنہا) ہیں۔‘‘ [صحیح البخاری: ٣٤٣٢۔صحیح مسلم: ٢٤٣٠]

اس کا مطلب ہے کہ مریم بنت عمران علیہا السلام اپنے زمانے کی عورتوں سے بہتر تھیں اور سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اپنے زمانے کی عورتوں سے بہتر تھیں۔ (التیسیر بشرح الجامع الصغیر: ١/ ٥٣١)

❊ ...... سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

لَمْ يَتَزَوَّجِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خَدِيجَةَ حَتّٰى مَاتَتْ.

''خدیجہ رضی اللہ عنہا کی جب تک وفات نہ ہوئی تب تک نبی ﷺ نے کسی اور عورت سے شادی نہ کی۔''

[صحيح مسلم: (٧٥) ٢٤٣٥]

* ...... سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((سَيِّدَاتُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ ، ثُمَّ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ ، ثُمَّ خَدِيجَةُ ، ثُمَّ آسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ)) [المعجم الكبير للطبراني: ٢٣/ ٧]

''جنتی عورتوں کی سردار عورتیں (یہ ہیں:) مریم بنت عمران (علیہا السلام)، پھر فاطمہ بنت محمد رضی اللہ عنہا، پھر خدیجہ رضی اللہ عنہا، پھر فرعون کی بیوی آسیہ رضی اللہ عنہا۔''

* ...... سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَتٰى جِبْرِيلُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ خَدِيجَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، فَقَالَ: إِنَّ اللّٰهَ يُقْرِءُ خَدِيجَةَ السَّلَامَ ، فَقَالَتْ: إِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ. [المستدرك للحاكم: ٤٨٥٦]

''جبرائیل علیہ السلام نبی ﷺ کے پاس آئے اور آپ کے پاس سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا بیٹھی ہوئی تھیں، تو جبرائیل علیہ السلام نے کہا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ خدیجہ کو سلام کہتا ہے۔ تو خدیجہ رضی اللہ عنہا نے (جواب میں) کہا: إِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ''یقیناً اللہ تعالیٰ ہی تو سلامتی بخشنے والا ہے اور (اے جبرائیل!) آپ پر بھی سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت ہو۔''

اُم المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے فضائل

* ...... سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((يَا عَائِشَ ، هٰذَا جِبْرِيلُ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ)) فَقُلْتُ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ ، تَرٰى مَا لَا أَرٰى ، تُرِيدُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

''اے عائش! یہ جبرائیل (علیہ السلام) تجھے سلام کہہ رہے ہیں۔ تو میں نے کہا: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ آپ وہ کچھ دیکھ رہے ہیں جو مجھے دکھائی نہیں دے رہا۔ انہوں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے کہی۔''

[صحيح البخاري: ٣٧٦٨ـصحيح مسلم: ١٨٩٤]

* …… سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ فَضْلَ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ)).

''بلاشبہ عائشہ (رضی اللہ عنہا) کی (دیگر) عورتوں پر اسی طرح فضیلت ہے جس طرح ثرید کی فضیلت تمام کھانوں پر۔'' [صحيح البخاري: ٣٤١١ـصحيح مسلم: ٢٤٣١]

''انہوں نے (یعنی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے) اسماء رضی اللہ عنہا سے ہار اُدھار لیا تو وہ گم ہوگیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ڈھونڈنے کے لیے اپنے کچھ صحابہ کو بھیجا تو انہیں نماز کا وقت ہوگیا، تو (پانی کی عدم دستیابی کی وجہ سے) انہوں نے بغیر وضوء کے نماز پڑھ لی۔ پھر جب وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے اس بات کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو تیمّم کی آیت نازل ہوگئی۔ تو اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے) کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے، اللہ کی قسم! آپ پر جب بھی کوئی پریشانی آئی ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس سے آپ کو نجات ہی عطا دی ہے اور مسلمانوں کے لیے اس میں برکت رکھی ہے۔''

* …… ہشام رحمہ اللہ اپنے والد کے واسطے سے روایت کرتے ہیں کہ:

كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَاجْتَمَعَ صَوَاحِبِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ، فَقُلْنَ: يَا أُمَّ سَلَمَةَ، وَاللّٰهِ إِنَّ النَّاسَ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ، وَإِنَّا نُرِيدُ الْخَيْرَ كَمَا تُرِيدُهُ عَائِشَةُ، فَمُرِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْمُرَ النَّاسَ أَنْ يُهْدُوا إِلَيْهِ حَيْثُ مَا كَانَ، أَوْ حَيْثُ مَا دَارَ، قَالَتْ: فَذَكَرَتْ ذَالِكَ أُمُّ سَلَمَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: فَأَعْرَضَ عَنِّي، فَلَمَّا عَادَ إِلَيَّ ذَكَرْتُ لَهُ ذَاكَ فَأَعْرَضَ عَنِّي، فَلَمَّا كَانَ فِي الثَّالِثَةِ ذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ: يَا أُمَّ سَلَمَةَ لَا تُؤْذِينِي فِي عَائِشَةَ، فَإِنَّهُ وَاللّٰهِ مَا نَزَلَ عَلَيَّ الْوَحْيُ وَأَنَا فِي لِحَافِ امْرَأَةٍ مِنْكُنَّ غَيْرِهَا.

''لوگ (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں) اپنے تحائف بھیجنے کے لیے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے دِن کی جستجو میں رہتے تھے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میری ساتھی عورتیں (یعنی دیگر ازواج مطہرات) اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس اکٹھی ہوئیں اور انہوں نے کہا: اے اُم سلمہ! اللہ کی قسم! یقیناً لوگ (نبی کو) اپنے تحفے بھیجنے کے لیے عائشہ (رضی اللہ عنہا) کے دن کی جستجو میں رہتے ہیں، حالانکہ جیسے عائشہ (رضی اللہ عنہا) خیر و بھلائی چاہتی ہیں اسی طرح ہم بھی تو چاہتی ہیں۔ لہٰذا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہو کہ وہ لوگوں کو یہ حکم دیں کہ وہ وہیں تحفے بھیج دیا کریں جہاں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔ چنانچہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات

نبی ﷺ سے ذِکر کی تو آپ نے اعراض فرمایا۔ (سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ) جب دوبارہ آپ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے تو میں نے وہی بات آپ سے کہی تو آپ نے پھر اعراض فرمایا۔ جب تیسری بار تشریف لائے اور میں نے وہی بات کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے اُمِ سلمہ! تم مجھے عائشہ کے متعلق اذیت مت دو، کیونکہ اللہ کی قسم! اس کے سوا میں تم (ازواج) میں سے جس بھی عورت کے بستر میں ہوں تو میرے پاس وحی نہیں آتی۔''

[صحيح البخاری: ٣٧٧٥]

* ...... ابوعثمان رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ عَلٰى جَيْشِ ذَاتِ السُّلَاسِلِ ، قَالَ: فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: ((عَائِشَةُ)) قُلْتُ: مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَ: ((أَبُوهَا)) قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ((عُمَرُ)) فَعَدَّ رِجَالًا ، فَسَكَتُّ مَخَافَةَ أَنْ يَجْعَلَنِي فِي آخِرِهِمْ.

''رسول اللہ ﷺ نے غزوہ ذات السلاسل میں سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو امیر بنا کر بھیجا۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں جب آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! آپ کے نزدیک لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: عائشہ۔ عمرو رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: مردوں میں سے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے والد (یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ)۔ میں نے کہا: پھر کون؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: عمر۔ (میں پوچھتا رہا تو) آپ ﷺ نے متعدد لوگوں کے نام لیے۔ پھر میں اس ڈر سے خاموش ہوگیا کہ کہیں آپ میرا نام ان سب سے آخر میں نہ لیں۔'' [صحيح البخاری: ٤٣٥٨ـصحيح مسلم: ٢٣٨٤]

* ...... سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْأَلُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ ، يَقُولُ: ((أَيْنَ أَنَا غَدًا ، أَيْنَ أَنَا غَدًا)) يُرِيدُ يَوْمَ عَائِشَةَ ، فَأَذِنَ لَهُ أَزْوَاجُهُ يَكُونُ حَيْثُ شَاءَ ، فَكَانَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ حَتّٰى مَاتَ عِنْدَهَا ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَمَاتَ فِي الْيَوْمِ الَّذِي كَانَ يَدُورُ عَلَيَّ فِيهِ ، فِي بَيْتِي ، فَقَبَضَهُ اللّٰهُ وَإِنَّ رَأْسَهُ لَبَيْنَ نَحْرِي وَسَحْرِي ، وَخَالَطَ رِيقُهُ رِيقِي ، ثُمَّ قَالَتْ: دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَمَعَهُ سِوَاكٌ يَسْتَنُّ بِهِ ، فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقُلْتُ لَهُ: أَعْطِنِي هٰذَا السِّوَاكَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ، فَأَعْطَانِيهِ ، فَقَضِمْتُهُ ، ثُمَّ مَضَغْتُهُ ، فَأَعْطَيْتُهُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنَّ بِهِ ، وَهُوَ مُسْتَنِدٌ إِلٰى صَدْرِي.

''رسول اللہ ﷺ اپنی مرض الموت میں فرمایا کرتے تھے: میں کل کہاں جاؤں گا؟ کل میں کس کے گھر ہوں

گا؟ آپ عائشہ رضی اللہ عنہا (کی باری کا دن) چاہ رہے ہوتے تھے۔ چنانچہ آپ ﷺ کی ازواج مطہرات نے آپ کو اجازت دے دی کہ آپ جہاں چاہیں رہ لیں۔ تو آپ ﷺ تا دمِ وفات سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر ہی قیام پذیر رہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آپ ﷺ کی وفات اسی دن ہوئی تھی جس دن میری باری کا دن تھا۔ جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے پاس بُلایا تو اس وقت آپ کا سر مبارک میرے سینے اور میری گردن کے درمیان تھا اور آپ کا لعاب مبارک میرے لعاب سے مل گیا تھا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ (میرے بھائی) عبدالرحمان بن ابوبکر آئے تو ان کے پاس مسواک تھی جو وہ دانتوں پر مار رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف دیکھا تو میں نے ان سے کہا: اے عبدالرحمان! یہ مسواک مجھے دو۔ انہوں نے وہ مجھے دی تو میں نے اسے اچھی طرح چبایا، پھر اسے جھاڑ کر رسول اللہ ﷺ کو دے دی، تو آپ ﷺ اسے دانتوں پہ مارنے لگے۔ اس وقت آپ ﷺ میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔'' [صحيح البخاري: ٤٤٥٠۔صحيح مسلم: ٢٤٤٣]

* ...... سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أُرِيتُكِ فِي الْمَنَامِ، يَجِيءُ بِكَ الْمَلَكُ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ، فَقَالَ لِي: هٰذِهِ امْرَأَتُكَ، فَكَشَفْتُ عَنْ وَجْهِكِ الثَّوْبَ، فَإِذَا أَنْتَ هِيَ، فَأَقُولُ: إِنْ يَكُ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهِ)).

''مجھے خواب میں تم نظر آئی ہو، تمہیں ایک فرشتہ ریشمی کپڑے کے ایک ٹکڑے میں لپیٹ کر لاتا ہے اور مجھ سے کہتا ہے: یہ آپ کی بیوی ہیں۔ تو میں تمہارے چہرے سے کپڑا ہٹاتا ہوں تو وہ تم ہی ہوتی ہو۔ پھر میں کہتا ہوں: اگر یہ خواب اللہ کی طرف سے ہے تو وہ ضرور اسے پورا کرے گا۔''

[صحيح البخاري: ٣٨٩٥۔صحيح مسلم: ٢٤٣٨]

* ...... سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

أَنَّهَا كَانَتْ تَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: وَكَانَتْ تَأْتِينِي صَوَاحِبِي فَكُنَّ يَنْقَمِعْنَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَرِّبُهُنَّ إِلَيَّ. [صحيح مسلم: ٢٤٤٠]

''وہ (یعنی عائشہ رضی اللہ عنہا بچپن میں) رسول اللہ ﷺ کے پاس بچیوں کے ساتھ کھیلا کرتی تھیں۔ فرماتی ہیں کہ میری ہمجولیاں آیا کرتیں تو رسول اللہ ﷺ کو دیکھ کر (شرم اور ڈر کی وجہ سے) غائب ہو جایا کرتی تھیں، پھر رسول اللہ ﷺ انہیں میرے پاس بھیج دیا کرتے تھے۔''

اُم المومنین سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے فضائل

* ...... اُم المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَسْرَعُكُنَّ لَحَاقًا بِي أَطْوَلُكُنَّ يَدًا، قَالَتْ: فَكُنَّ يَتَطَاوَلْنَ أَيَّتُهُنَّ أَطْوَلُ يَدًا، قَالَتْ: فَكَانَتْ أَطْوَلَنَا يَدًا زَيْنَبُ، لِأَنَّهَا كَانَتْ تَعْمَلُ بِيَدِهَا وَتَصَدَّقُ.

''تم میں سے سے وہ عورت (جنت میں) سب سے جلدی مجھ سے آ ملے گی جو تم میں سے لمبے ہاتھوں والی ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ازواج مطہرات ہاتھ ماپنے لگیں کہ ان میں سے کس کے ہاتھ لمبے ہیں۔ تو زینب رضی اللہ عنہا ہم سب سے لمبے ہاتھ والی تھیں، کیونکہ وہ اپنے ہاتھ سے کام کیا کرتی تھیں اور صدقہ وخیرات کیا کرتی تھیں۔''

[صحيح مسلم: ٢٤٥٢]

* ...... اُم المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

...فَأَرْسَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِينِي مِنْهُنَّ فِي الْمَنْزِلَةِ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ أَرَ امْرَأَةً قَطُّ خَيْرًا فِي الدِّينِ مِنْ زَيْنَبَ. وَأَتْقَى لِلّٰهِ، وَأَصْدَقَ حَدِيثًا، وَأَوْصَلَ لِلرَّحِمِ، وَأَعْظَمَ صَدَقَةً، وَأَشَدَّ ابْتِذَالًا لِنَفْسِهَا فِي الْعَمَلِ الَّذِي تَصَدَّقُ بِهِ، وَتَقَرَّبُ بِهِ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى، مَا عَدَا سَوْرَةً مِنْ حِدَّةٍ كَانَتْ فِيهَا، تُسْرِعُ مِنْهَا الْفَيْئَةَ.

''نبی ﷺ کی ازواج مطہرات نے آپ ﷺ کی زوجہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کو (رسول اللہ ﷺ سے میرے بارے میں شکوہ کرنے کے لیے) بھیجا، وہ رسول اللہ ﷺ کی نظر میں میرے مقام ومرتبہ کی تھی اور میں نے دین کے معاملے میں زینب سے اچھی کوئی عورت نہیں دیکھی، وہ بہت سچی، صلہ رحمی کرنے والی اور صدقہ وخیرات کرنے والی تھیں، اسی طرح وہ اپنے آپ کو ان اعمال کی پابند رکھتی تھیں جن کے ذریعے وہ صدقہ کر سکتی ہوتیں اور اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کر سکتی ہوتیں، البتہ ان میں ایک مسئلہ تھا کہ ان کی طبیعت میں تیزی بہت تھی، جس کی وجہ سے انہیں غصہ جلد آ جاتا تھا۔''

[صحيح مسلم: ٢٤٤٢]